بسلسلہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

اُمّ المومنین

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

لجنہ اماء اللہ

حضرت اُمِّ حبیبہؓ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن لرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ لوصد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو،تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تاکہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پیارے بچو! آج ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک زوجہ مطہرہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے حالات پڑھیں گے۔ آپؓ کی کہانی کا آغاز اسلام کے آغاز کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ آپؓ اور آپؓ کے شوہر عبیداللہ بن جحش نے اسلام اس وقت قبول کرلیا تھا جب کہ ابھی مسلمانوں کو اُنگلیوں پر گنا جا سکتا تھا۔(1) یہ بہت بڑی نیکی کی بات ہے ان کو اوّل المسلمین کہا جاتا ہے یعنی بالکل شروع میں اسلام لانے والے۔ حضرت اُمِّ حبیبہؓ کی دوسری بڑی فضیلت اسلام کے لئے ہجرت کرنا ہے اسلام میں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑنا ہجرت کہلاتا ہے اوراس کو اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے اور بہت ثواب دیتا ہے۔ اسلام میں پہل اور ہجرت کرنے کے بعد جو سب سے بڑا انعام آپؓ کو ملا وہ حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بیوی بننا تھا۔ اس طرح آپؓ کو خیر البشرؐ یعنی دنیا میں سب سے اچھے انسان کا ساتھ ملا اور آپؓ سارے مومنین کی ماں بنیں۔ کتنے بڑے بڑے انعامات ہیں جو ان کو ملے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کو جنت میں اعلیٰ ترین جگہ دے اور ہمیں ان کی اچھی باتوں

پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

آپ کو یہ سُن کر حیرت ہوگی کہ اتنی نیک خاتون اسلام کے سب سے بڑے دشمنوں میں سے ایک، ابوسفیان کی بیٹی تھیں پہلے ان کا نام رملہ تھا۔ ان کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص تھا ایک روایت میں ان کا نام ہندہ بھی آیا ہے(2) رملہ کے دو بھائیوں کے نام امیر معاویہ اور یزید تھے امیر معاویہ سلطنت بنی امیّہ کے بانی تھے(3) اور یزید بن ابی سفیان فتح مکہ کے دن اسلام لائے عبیداللہ بن جحش سے آپؓ کی ایک بیٹی حبیبہ پیدا(4) ہوئیں۔ جس کی وجہ سے آپؓ اُمِّ حبیبہؓ کہلانے لگیں اور اپنے اصلی نام سے زیادہ اُمِّ حبیبہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ آپؓ کے شوہر' آنحضرتﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے(5) مکہ میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی مگر یہ اُن سے بیزار تھے اور سمجھتے تھے کہ پیدا کرنے والا معبود خدائے واحد ہے۔ اس لئے جب اسلام کا پیغام سُنا تو اپنی بیوی سمیت اسلام لے آئے۔(6)

ابتداء میں جب غریب کمزور لوگوں نے اسلام قبول کیا تو لوگوں نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی مٹھی بھر مسلمان ایک صحابی ارقمؓ کے گھر جمع ہوتے وہیں عبادت کرتے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تازہ ارشاد سُنتے مگر جُوں جُوں زیادہ لوگ اسلام کی طرف توجہ کرنے لگے توں توں کفارِ

مکّہ کے کان کھڑے ہوئے۔ پھر یہ ہوا کہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور یہ بات پھیل گئی کہ اب بات مکّہ کے کمزور لوگوں تک نہیں رہی۔ حضرت عمرؓ جیسے بہادر نڈر رئیس بھی اسلام میں شامل ہو گئے ہیں تو کھلم کھلا مخالفت کرنے لگے۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے اور جب بھی مسلمان کسی سے اسلام کی بات کرنا چاہتے وہ کسی کو سُننے نہ دیتے یہ تو ہم سب کو پتہ ہے کہ ہر نبی کی مخالفت ہوتی ہے۔ ہر نبی کے ماننے والوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں۔

جب مکّہ والوں کا ظلم انتہا کو پہنچ گیا تو محمد رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے ساتھیوں کو بُلایا اور فرمایا مغرب کی طرف سمندر پار ایک زمین ہے۔ جہاں خدا کی عبادت کی وجہ سے ظلم نہیں کیا جاتا مذہب کی تبدیلی کی وجہ سے لوگوں کو قتل نہیں کیا جاتا وہاں ایک منصف بادشاہ ہے تم لوگ ہجرت کر کے وہاں چلے جاؤ شاید تمہارے لئے آسانی کی راہ پیدا ہو جائے کچھ مسلمان مرد، عورتیں اور بچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ایبے سینیا کی طرف چلے گئے ان لوگوں کا مکّہ سے نکلنا کوئی معمولی بات نہ تھی مکّہ کے لوگ اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا متوّلی سمجھتے تھے اور مکّہ سے باہر چلے جانا اُن کے لئے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ تھا۔ وہی شخص یہ بات کر سکتا تھا جس

کے لئے دُنیا میں اور ٹھکانہ باقی نہ رہے(7)

حبشہ میں عیسائی حکومت تھی وہاں بادشاہ کونجاشی کہتے تھے جیسے اُس وقت کے بادشاہ کا اپنا نام ''اصحمہ'' تھا مگر وہ اصحمہ نجاشی یا صرف نجاشی کہلاتا تھا۔ یہ بادشاہ دل کا نیک تھا، اس نے مہاجرین سے اچھا سلوک کیا آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نبوت کے دعویٰ کو پانچ سال ہوئے تو خفیہ ہجرت کرنے والوں کی تعداد ایک سَو سے بڑھ گئی۔ ان مہاجرین میں عبیداللہ بن جحش اور حضرت اُمِّ حبیبہؓ بھی تھیں عبیداللہ کی بدقسمتی کہ کسی وجہ سے اُس کا دل اسلام سے کھٹا ہوگیا اور وہ دین سے پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا اور اسی حالت میں حبشہ میں وفات پائی۔(8)

پیارے بچو! حضرت اُمِّ حبیبہؓ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سچی خوابیں دکھاتا تھا جس سے اُنہیں آئندہ ہونے والے واقعات کا اندازہ ہوجاتا آپ فرماتی ہیں۔

''میں نے خواب میں اپنے شوہر عبیداللہ کو انتہائی بُری اور مکروہ صورت میں دیکھا جس سے میں گھبرا گئی اور میں نے یہ تعبیر لی کہ اس کے حال میں تغیر پیدا ہوگا، صبح ہوتے ہی عبیداللہ بولا: اُمِّ حبیبہ میں نے دینوں پر غور کیا اور عیسائیت سے بہتر کوئی دین نہ پایا میں عیسائیت کے قریب آ گیا

تھا۔ پھر میں نے محمد ﷺ کا دین اختیار کرلیا۔ اب پھر میں عیسائی بن گیا ہوں۔ میں بولی اللہ کی قسم اُس دین میں تمہارے لئے بھلائی نہیں اور میں نے اس سے اپنا رات کا خواب بیان کیا مگر اُس نے خواب کی پرواہ نہیں کی اور شراب پر ٹوٹ پڑا۔ یہاں تک کہ موت آ گئی۔ پھر میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ ایک آنے والا مجھے اُمّ المؤمنین کہہ کر پُکار رہا ہے۔ گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نکاح کرلیں گے۔ (9)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اُمّ حبیبہؓ کے دل کو مضبوط رکھا اور وہ اسلام پر قائم رہیں۔ آپ سوچیئے کہ اتنے سے عرصے میں حضرت اُمّ حبیبہؓ نے اسلام کی خاطر کتنے دُکھ اُٹھائے گھر میں ابوسفیان جیسے ظالم باپ کا سامنا پھر وطن چھوڑنا اور وہ بھی بڑی مشکل سے، پھر پردیس میں شوہر کا مرتد ہونا اور پھر بیوہ ہو جانا۔ کتنی مشکلات کا سامنا تھا دیکھنا یہ ہے کہ ایک کمزور عورت کا دل کیسے اتنا مضبوط رہا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نظر آتا ہے۔ ایک طرف ایک کے بعد ایک مشکلات آ رہی تھیں تو دوسری طرف ایک کے بعد ایک فضلوں کے دروازے کھل رہے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سے پیار کرتا ہے تو پھر اُس کا خوب ساتھ دیتا ہے جب سارے جہاں کے

لئے رحمت بنا کر بھیجے جانے والے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو آپؓ کی تکالیف کی خبر پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دل میں ڈالا کہ یہ مظلوم عورت ایک سردار کی بیٹی ہے سرداروں ہی کے قابل ہے آپ ﷺ اسے سہارا دیں اوران سے شادی کر کے گھر لے آئیں۔

مکّہ کے سرداروں کے متعلق یہ یاد رکھئے کہ عرب میں قبائلی نظام تھا ہر قبیلے کا اپنا سردار ہوتا تھا جسے رئیس کہتے تھے اگر کوئی شادی اس طرح ہوتی کہ ایک قبیلے کا دولھا اور دوسرے قبیلے کی دُلہن تو اُن قبائل میں ایک دوسرے سے آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہو جاتا اور اگر ایک قبیلے کی دوسرے قبیلے سے لڑائی ہو جاتی تو بعض اوقات وہ سالوں چلتی اورنسلوں تک جاری رہتی۔ آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم تو اسلام کا پیغام لائے تھے جس کا مطلب امن قائم کرنا ہے تو آپ ﷺ نے یہ طریق بھی اختیار کیا کہ بعض سردارانِ قریش کی بیٹیوں سے شادی کر کے امن اورمحبت کی فضا پیدا کی۔قرآن مجید میں لکھا ہے۔

''قریب ہے کہ اللہ تمہارے اوران میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے تھے محبت ڈال دے۔''

(الممتحنہ:8)

اور ایسا ہی ہوا ابوسفیان جو جنگِ اُحد اور جنگِ احزاب وغیرہ میں

دشمنوں کی فوج کا سپہ سالار ہوتا تھا۔ اس شادی کے بعد مصالحت کی کوششوں میں مصروف نظر آنے لگا۔

پیارے بچو! ہم نے ہجرت حبشہ کا ذکر کیا ہے جو نبوت کے پانچویں سال ہوئی تھی۔ نبوت کے بعد تیرہ سال آپ ﷺ مکہ میں رہے مگر پھر مجبوراً مکّہ سے ہجرت کرنی پڑی آپ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے اب جو ہم آپ کو واقعہ بتانے لگے ہیں وہ ہجرت کے بعد کا ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں حالات پہلے کی نسبت پُرسکون تھے اس لئے آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کی مہم کو تیز کر دیا۔ ان کوششوں میں سے ایک یہ تھی کہ آپ ﷺ نے کچھ بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ جن میں اسلام قبول کرنے کا پیغام تھا۔ یہ خطوط 7 ہجری میں لکھے۔

ایک خط حبشہ کے بادشاہ اصحمہ نجاشی کو بھی بھیجا۔ بادشاہ نے آپ ﷺ کا خط آنکھوں کو لگایا اور اسلام قبول کرلیا۔ (10)

یہ خط آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن اُمیّہ الضّمریؓ کے ہاتھ بھیجا تھا۔ ان کو آپ ﷺ نے اصحمہ نجاشی کے نام ایک ذاتی خط بھی دیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ وہ آپ ﷺ کا نکاح ابوسفیان کی بیٹی اُمّ حبیبہؓ سے پڑھا دیں اور دوسرے یہ کہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کے ساتھیوں کو

جنہیں حبشہ گئے بہت عرصہ ہو گیا تھا اپنے انتظام میں واپس بھجوا دیں۔

اصحمہ نجاشی نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں یہ دونوں کام کیئے۔ فوراً نکاح کے انتظامات شروع کر دیئے۔ سب سے پہلے حضرت اُمّ حبیبہؓ سے پوچھا کہ اس طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پیغام آیا ہے آپؓ کا کیا خیال ہے۔

حضرت اُمّ حبیبہؓ اس خوشگوار وقت کو یاد کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

ابھی میری عدّت پوری ہی ہوئی تھی کہ میرے دروازے پر نجاشی شاہِ حبش کا قاصد کھڑا تھا اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا اور اس کی ایک لونڈی جس کا نام ابرہہ تھا اور اُس کے کپڑوں کی اور تیل کی منتظمہ تھی میرے پاس آ کر کہتی ہے۔

بادشاہ نے آپ کو یہ کہلا بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپؓ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دوں اللہ نے آپؓ کو خیر کی بشارت دی ہے۔ بادشاہ سلامت نے یہ بھی پیغام دیا ہے کہ آپؓ نکاح کے لئے اپنا کوئی وکیل کر دیجئے۔ (11)

حضرت اُمِّ حبیبہؓ اس پیغام سے بے حد خوش ہوئیں۔ ام حبیبہؓ نے خالد بن سعید بن العاصؓ کو بلا بھیجا اور انہیں وکیل بنا دیا۔ اُس مولا کا بے حد شکر ادا کیا اور پیغام لانے والی کو خوشی میں چاندی کے دو کنگن، جھانجن اور

سب انگوٹھیاں دے دیں۔(12)

شام کو نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور سب مسلمانوں کو بُلا بھیجا جب سب جمع ہو گئے تو اُن کو خطاب کیا۔

''تمام بڑائیاں اس اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں جو بادشاہ ہے اور تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، جو سلام ہے، امن دینے والا ہے، غلبہ والا ہے بڑی عزت والا ہے اور ٹوٹے ہوؤں کو جوڑنے والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دارِ عبادت نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور آپ ﷺ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی امّا بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپ ﷺ کا نکاح اُمِّ حبیبہؓ سے کرا دوں میں آپ ﷺ کے حکم کو بجا لانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں میں نے مہر میں اُمِّ حبیبہؓ کو چار سو دینار دینے کا تہیہ کیا ہے''

پھر نجاشی نے وہ دینار لوگوں کے سامنے رکھ دیئے۔ دُلہن کے وکیل حضرت خالد بن سعیدؓ نے اس طرح خطاب کیا۔

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ میں اس کی بڑائی بیان کرتا ہوں اور اُسی سے اپنے ہر کام میں نصرت و اعانت مانگتا ہوں اور میں گواہ ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دارِ عبادت نہیں اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

اس کے بندے اور رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب فرمادے اگرچہ مشرکوں کو بُرا معلوم ہو اما بعد، مَیں رسول اللہ کی خواہش پر لبیک کہتا ہوں اور مَیں نے آپؐ کے نکاح میں اُمِّ حبیبہؓ کو دے دیا۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو اس نکاح میں برکت عطا فرمائے۔

پھر حضرت خالد بن سعیدؓ نے دلہن کا مہر وصول کیا۔

حضرت اُمِّ حبیبہؓ فرماتی ہیں:۔

جب مجھے یہ رقم مل گئی تو میں نے ابرہہ کو جس نے مجھے بشارت دی تھی بلوایا اور میں نے اس سے کہا جب تو نے مجھے بشارت دی تھی تو اُس وقت جو میرے پاس تھا وہ سب کا سب میں نے تجھے دے دیا تھا اس وقت میرے پاس نقد رقم نہ تھی، یہ پچاس دینار لے لو اور اپنی ضرورت پوری کرو۔لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا پھر میں نے اپنا ڈبہ نکالا جس میں نجاشی کی دی ہوئی تمام رقم تھی اور وہ ساری رقم اُسے دے دی۔مگر وہ بھی اس نے یہ کہہ کر لوٹا دی کہ بادشاہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اس رقم میں ذرا سی بھی کمی نہ آنے دوں......بس آپ میرا اتنا کام کر دینا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو میرا سلام پہنچا دینا اور آپ ﷺ کو بتا دینا کہ ابرہہ

نے اسلام کو سینہ سے لگالیا ہے۔(13)

یہ نکاح محرّم سات ہجری بمطابق مئی 628ء کو ہوا اس وقت حضرت اُمّ حبیبہؓ کی عمر تیس برس سے کچھ زائد تھی۔(14)

نکاح کے کچھ عرصہ بعد سب مہاجرین نے مدینہ جانے کی تیاری شروع کر دی نجاشیؓ نے حضرت اُمّ حبیبہؓ کو بھی تیار کروایا۔ تحائف دیئے اور شرجیل بن حسنہؓ کی نگرانی میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بھجوایا۔ (15)

ابرہہ نے آپؓ کو بتایا کہ بادشاہ سلامت نے اپنی عورتوں کو حکم دے دیا ہے کہ جو کچھ اُن کے پاس عطر ہے وہ سب آپ کو بھیج دیں۔ پھر جو عطر کے تحائف جمع ہوئے وہ سب بھی آپ کو دے دیئے۔ ابرہہ آپؓ سے بہت محبت کرتی تھی روانگی کے وقت بڑے چاؤ سے آپؓ کو تیار کیا اور بار بار یہی کہتی کہ میرا اسلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو پہنچا دینا۔(16) مکّہ سے کسمپرسی کی حالت میں ہجرت کرنے والی مدینہ کے ساحل پر شاہِ عرب کی ملکہ بن کر اُتری۔

اس خوش نصیب دُلہن کا استقبال بڑے خوشگوار دنوں میں ہوا۔ خیبر کی مہم میں فتح نصیب ہوئی تھی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اسلام کی اس فتح

سے بہت خوش تھے اور کامیاب و بامراد مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے۔(17)

جب یہ قافلہ مدینہ پہنچا تو اُمِّ حبیبہؓ مدینہ ہی ٹھہر گئیں جب کہ قافلہ کے بعض افراد جو کہ چودہ سال سے بچھڑے ہوئے تھے بے قرار ہو کر آپ ﷺ کے استقبال کے لئے شہر سے باہر تک گئے آپ ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور اُن کا ماتھا چوما۔(18)

اس شادی سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت کا ایک بہت پیارا پہلو سامنے آتا ہے۔آپ ﷺ سارے جہان کے لئے رحمت بنائے گئے ہیں آپ ﷺ کسی کو غم زدہ اور بے سہارا نہ دیکھ سکتے تھے۔درد بٹانے کا حوصلہ رکھتے تھے اور بڑی حکمت سے سب مسلمانوں کی ذمہ داری ادا کرتے تھے۔بارہا ایسا ہوا کہ آپ ﷺ کسی مسلمان عورت کی تنہائی اور تکلیف کا سنتے خاص طور پر جنہوں نے اسلام کے لئے دُکھ اُٹھائے ہوں تو آپ ﷺ اپنے کسی صحابی سے ارشاد فرماتے کہ تم اس سے شادی کرلو۔ سادہ زمانہ تھا تکلفات نہ ہوتے تھے۔ایک خاتون کو چھت اور شوہر کی حفاظت مل جاتی اس سے بہت سے مسئلے پیدا ہی نہ ہوتے۔اگر کوئی خاتون

نیکی اور مرتبے میں آپ ﷺ کے قابل ہوتی تو آپ ﷺ خود اُس کا سہارا بن جاتے۔ ابوسُفیان کو اپنی بیٹی اُمّ حبیبہؓ پر بڑا ناز تھا ایک دفعہ کہا:۔

”میرے ہاں عرب کی حسین ترین اور جمیل ترین عورت موجود ہے“ (19)

یہ حسین وجمیل بیٹی جب اُس شخص کی بیوی بن گئی جس کا وہ جانی دشمن تھا تو بے اختیار اُس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔

هُوَ الْفَحْلُ لَا يُجْرَعُ اَنْفُهٗ

یعنی محمد ﷺ ایسے جواں مرد ہیں کہ اُن کو نیچا نہیں دکھایا جا سکتا۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت اُمّ حبیبہؓ کو انتہائی پیار، عزّت اور شفقت سے رکھا۔ آپؓ سے حبشہ کی باتیں شوق سے سُنا کرتے۔ خاص طور پر اصحمہ نجاشی کے نکاح کے انتظام کرنے اور خطبہ نکاح کے متعلق بہت دفعہ باتیں ہوتیں پھر ابرہہ کا ذکر بھی رہتا جس نے بڑے شوق سے سارے کام کیئے۔ پھر حضرت اُمّ حبیبہؓ نے آپ ﷺ کو ابرہہ کے اسلام لانے اور آپ ﷺ سے محبت کا بھی بتایا اور یہ بھی کہ کتنی دفعہ تاکید کی تھی کہ اُس کا سلام آپ ﷺ کو پہنچاؤں آپ ﷺ نے فرمایا:

وعلیها السلام و رحمة اللّٰه و برکاته‘

مکہ والوں نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی تھی اب ڈر رہے تھے کہ صلح توڑنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ ابوسفیان کو بھیجا کہ آنحضرت ﷺ سے درخواست کرے کہ صلح حدیبیہ کی مدّت بڑھا دیں مگر آنحضور ﷺ نے یہ بات نہ مانی تو ابوسفیان وہاں سے اُٹھ کر اپنی بیٹی کے پاس گئے اور حضور ﷺ کے بستر مبارک پر بیٹھنے لگے تو حضرت اُمّ حبیبہؓ نے اس بستر کو لپیٹ دیا ابوسفیان نے کہا۔

بیٹی تم اس بستر کو مجھ پر ترجیح دیتی ہو۔

بیٹی نے کہا ہاں کیونکہ آپ مشرک ہیں اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ اس بستر پر بیٹھیں۔ میں کیسے برداشت کرسکتی ہوں کہ خدا کے نبیؐ کے بستر کو آپ ہاتھ لگائیں جب میں آپ سے جدا ہوئی تھی تو میں کافر تھی اب مجھے خدا تعالیٰ نے اسلام دیا ہے مجھے علم ہوگیا ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کیا شان ہے اور آپ کی کیا حیثیت ہے۔

اتنے پکے ایمان کی حالت دیکھ کر ابوسفیان کو سخت مایوسی ہوئی اور شدید غصے میں کہا:

لَقَدْ اَصَابَكِ بَعْدِی شَرًّا ۔ تو میرے بعد بہت سی خرابیوں

میں مبتلا ہوگئی ہے۔(20)

یہی دشمنوں کا سردار ابوسفیان جو جنگِ اُحد اور جنگِ احزاب میں کفار کے لشکر کا کمانڈر ان چیف تھا۔ اور آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے خلاف سازشوں میں سب سے آگے تھا اور فتح مکّہ سے پہلے جب آپ ﷺ دس ہزار قدوسیوں کی فوج لے کر مکہ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ حضرت عباسؓ اپنے ساتھ ابوسفیان کو لے آئے تا کہ آج وہ دیکھیں کہ وہ لوگ جو اپنے شہر سے خالی ہاتھ نکالے گئے تھے اب اُن کی کیا شان ہے۔

یہ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بڑے دلچسپ انداز میں لکھا ہے آیئے ہم آپ کی کتاب دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 211 سے ایک اقتباس پڑھیں۔

''رات ابوسفیان حضرت عباسؓ کے ساتھ رہا جب صبح اُسے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لائے تو فجر کی نماز کا وقت تھا مکہ کے لوگ صبح اُٹھ کر نماز پڑھنے کو کیا جانتے تھے۔ اُس نے اِدھر اُدھر مسلمانوں کو پانی کے بھرے ہوئے لوٹے لے کر دوڑتے دیکھا اور اُسے نظر آیا کہ کوئی وضو کر رہا ہے۔ کوئی صف بندی کر رہا ہے تو ابوسفیان نے گھبراہٹ میں سمجھا کہ شاید میرے لئے کوئی نئی قسم کا عذاب تجویز ہوا ہے چنانچہ اُس نے

گھبرا کر حضرت عباسؓ سے پوچھا کہ:۔

یہ لوگ صبح صبح کیا کر رہے ہیں۔

حضرت عباسؓ نے کہا تمہارے لئے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں یہ لوگ نماز پڑھنے لگے ہیں۔اس کے بعد ابوسفیان نے دیکھا کہ ہزاروں ہزار مسلمان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے ہیں تو سب کے سب رکوع کرتے ہیں اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے ہیں تو سب کے سب سجدہ کرتے ہیں حضرت عباسؓ چونکہ پہرہ پر ہونے کی وجہ سے نماز میں شامل نہیں ہوئے تھے اس لئے ابوسفیان نے اُن سے پوچھا۔

اب یہ کیا کر رہے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ جو کچھ محمد ﷺ کرتے ہیں وہی یہ لوگ کرنے لگ جاتے ہیں۔

عباسؓ نے کہا تم کن خیالات میں پڑے ہو؟ یہ تو نماز ادا ہو رہی ہے لیکن محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اگر ان کو حکم دیں کہ کھانا اور پینا چھوڑ دو تو یہ لوگ کھانا اور پینا بھی چھوڑ دیں۔ابوسفیان نے کہا۔

میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا ہے اور قیصر کا بھی دیکھا ہے لیکن میں نے کسی جماعت کو اُس کا اتنا فدائی نہیں دیکھا جتنا محمد رسول اللہ ﷺ کی جماعت اُس کی فدائی ہے۔

پھر عباسؓ نے کہا کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تم محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے آج یہ درخواست کرو کہ اپنی قوم سے عفو کا معاملہ کریں۔ جب نماز ختم ہو چکی تو حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

ابوسفیان کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تجھ پر یہ حقیقت روشن ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابوسفیان نے کہا:

میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ نہایت ہی حلیم، شریف اور صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں میں اب یہ بات تو سمجھ چکا ہوں کہ اگر خدا کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو کچھ تو ہماری مدد کرتا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

اے ابوسفیان ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ لو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابوسفیان نے کہا:

میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اس بارے میں میرے دل میں کچھ شبہات ہیں۔

یا رسول اللہ اگر مکّہ کے لوگ تلوار نہ اُٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔

ہاں ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اُسے امن دیا جائے گا ....جو شخص ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا............

حضرت ابوسفیانؓ کے ایمان لانے سے حضرت اُمّ حبیبہؓ بہت خوش ہوئیں آپ کی والدہ ہندہ بھی مسلمانوں کی شدید دشمن تھیں۔ انہوں نے جنگِ اُحد کے بعد پیارے آقاؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا یہ بہت بہادر اور بے خوف تھیں۔ جب ابوسفیان کو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حمایت میں اعلان کرتے سنا تو آگے بڑھ کر اپنے خاوند کی داڑھی پکڑ لی اور مکہ والوں کو آوازیں دینی شروع کیں کہ آؤ اس بُڈھے احمق کو قتل کر دو فتح مکہ کے بعد جب آپؐ نے عام معافی کا اعلان فرما دیا تو مکہ والوں نے گروہ در گروہ آ کر اسلام قبول کر لیا۔ مردوں کے بعد خواتین آئیں تو ان میں ہندہ بھی نقاب پہن کر آئی نقاب پہننا پردہ کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ اتنے مظالم کر چکی تھی اور چاہتی تھی کہ کوئی اسے پہچان نہ سکے۔ اس اجتماعی بیعت میں شرکت سے حضرت اُمّ حبیبہؓ کی اُمی بھی مسلمان ہو گئیں۔

اُمّ حبیبہؓ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس خاندان پر بڑے بڑے فضل کئے۔ والدین اسلام کے دائرے میں آ گئے۔ آنحضرت ﷺ کا

دستور تھا کہ جب ایک دفعہ کوئی کلمہ پڑھ لیتا تو پچھلے سارے قصور معاف فرما دیتے۔ آپ ﷺ کی حضرت اُمّ حبیبہؓ کے بھائی پر شفقت کا ایک واقعہ پڑھیے۔

''رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کس قدر اپنے رشتہ داروں کے جذبات کا خیال رکھتے تھے ایک دفعہ آپ ﷺ گھر تشریف لائے دیکھا کہ آپ ﷺ کی بیوی اُمِّ حبیبہؓ (جو ابوسفیان کی بیٹی تھیں) کی ران پر ان کے اپنے بھائی کا سر ہے اور وہ اُن کے بالوں سے کھیل رہی ہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اُمِّ حبیبہؓ کیا آپ کو معاویہ سے بہت پیار ہے

انہوں نے جواب دیا۔ ہاں

آپؐ نے فرمایا

مجھے بھی پیارا ہے'' (21)

آپؓ کی بیٹی حبیبہ نے آغوش نبوت میں پرورش پائی اور قبیلہ ثقیف کے رئیس اعظم داوٗد بن طروہ سے منسوب ہوئیں۔ (22)

پیارے بچو! نیکی کی توفیق ملنا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اے اہلِ بیت یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر

دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ (احزاب:34)

آپؓ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہر فرمان پر عمل کرنے میں خوشی محسوس کرتیں ایک دفعہ آپؓ نے سُنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بارہ رکعت نفل روزانہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا آپؓ ساری زندگی بارہ نفل روزانہ پڑھتی رہیں جنت میں گھر کا شوق پیدا ہونا اُس نیک تربیت کا نتیجہ تھا جو آپ ﷺ اپنی بیویوں کی کرتے رہتے تھے۔

بخاری میں روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا یہ سننے کے بعد میں ان رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتی ہوں۔(23)

یہ خواتین مبارکہ مستقلاً مسجد نبوی میں رہتی تھیں ان کے حجرے مسجد سے ملحق تھے یہ بہت بڑی فضلیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کو عطا فرمائی۔

حضرت زینب ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اُمُّ المومنین حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی ان دنوں آپ کے والد ابوسفیانؓ فوت ہوئے تھے۔

حضرت اُمِ حبیبہؓ نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی۔ پہلے اپنی لونڈی کو لگائی پھر اپنا ہاتھ اپنے رخساروں پر ملا اور ساتھ ہی فرمایا:۔ خدا کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں مگر میں نے

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے۔(24)

اس بیان سے اسلام میں مرنے والوں پر سوگ کے حکم واضح ہو گئے۔ زمانہ جاہلیت میں یعنی اسلام سے پہلے سوگ منانے کے متعلق بھی بڑی خراب رسمیں تھیں۔ حضرت اُمِّ حبیبہؓ کی ایک روایت سے اسلام میں موجود ایک بہت بڑے مسئلے کا حل بھی ملتا ہے۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر جب سورہ نصر نازل ہوئی تو اس کے مطالب سے یہ اشارہ ملتا تھا کہ آنحضرت ﷺ جن کاموں کے لئے اس دنیا میں موجود تھے وہ ختم ہو چکے ہیں آپؓ نے بتایا کہ ”حضرت رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ ﷺ کی عمر حضرت عیسیٰ کی عمر سے نصف ہوگی اور حضرت عیسیٰؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔

اپنی بیویوں کے دل میں توحیدِ باری تعالیٰ کی عظمت کا خیال آپ ﷺ کو بوقت وفات بھی تھا۔ آپؐ کی آخری بیماری میں جب کسی بیوی نے حبشہ کے ایک گرجے کا ذکر کیا جو ماریہؑ (حضرت مریمؑ) کے نام

سے موسوم تھا تو اپنی بیماری کی تکلیف دہ حالت میں بھی آپ ﷺ نے بیویوں کی توجہ توحید باری کی طرف مبذول کرواتے ہوئے فوراً گفتگو کا رُخ دوسری طرف موڑ دیا اور فرمایا بُرا ہو ان یہودیوں اور عیسائیوں کا جنہوں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کے مزاروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔(25)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رحلت کے بعد خلفائے راشدینؓ نے امہات المؤمنینؓ کے مقام اور مرتبے کے مطابق اُن کو بے حد عزّت دی۔ حضرت عمرؓ نے اپنی عمر کے آخری سال ازواجِ مطہرات کو کمال حفاظت کے ساتھ حج کروایا پھر حضرت عثمانؓ نے ان کی خواہش پر خود ساتھ جا کر حج کروایا۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں حضرت اُمِّ سلمہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت اُمِّ حبیبہؓ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ امہات المؤمنینؓ کو مکمل پردے میں حج کروایا گیا۔ (26)

پیارے بچو! دل تو کرتا ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے گھر کی باتیں کرتے رہیں۔ نیک بیویوں کی باتیں، آپس میں پیار محبت سے رہنے کی باتیں، نیکی میں آگے بڑھنے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی دوڑ کی باتیں، آپ کو شوق پیدا ہو گیا ہے اب آپ خود ایسی کتب کا مطالعہ کریں اور اپنی معلومات بڑھائیں اور اس طرح سوچنے کی عادت ڈالیں کہ ہر

بات سے کوئی سبق یا کوئی اچھا پہلو سیکھیں۔

آپؓ کی نیکی کا ایک واقعہ جو آپؓ کی زندگی کے بالکل آخری دنوں کا ہے۔ وفات کے وقت آپؓ نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اُمِّ سلمہؓ کو اپنے پاس بُلایا اور کہا۔ سوکنوں میں باہم جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ ہم لوگوں میں بھی کبھی ہو جایا کرتا تھا۔ اس لئے مجھ کو معاف کر دو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں۔

میں نے معاف کر دیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی حضرت اُمِّ حبیبہؓ اس بات پر بہت خوش اور مطمئن ہوئیں اور انہیں دعا دی۔

سَـرّنِـيْ سَـرّكَ اللّـه آپ نے مجھ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش کرے۔(27)

آپؓ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ آپؓ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا۔ آپؓ سے 65 احادیث مروی ہیں۔

آپؓ نے 44 ہجری میں وفات پائی۔(28)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ سے راضی ہو اور ہم سے بھی ہو۔

آمین اللّٰھم آمین

حوالہ جات

(1) مطہر عائلی زندگی صفحہ 76

(2) اسد الغابہ صفحہ 113، سیر الصحابیات صفحہ 82

(3) الفضل 31/اکتوبر 2003ء

(4) سیر الصحابیات صفحہ 84

(5) سیرت خاتم النبییّن صفحہ 124، 827

(6) مطہر عائلی زندگی صفحہ 76

(7) دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 121

(8) خلاصہ سیرت خاتم النبییّن

(9) طبقات ابن سعد جلد ہشتم صفحہ 128، 135

(10) ابن سعد و زرقانی جلد 3 صفحہ 366

(11) طبقات ابن سعد ہشتم صفحہ 130 تا 132

(12) طبقات ابن سعد ہشتم صفحہ 130 تا 132

(13) طبقات ابن سعد ہشتم صفحہ 130 تا 132

(14) الفضل 31/اکتوبر 2003ء

(15) ابن سعد ازواج مطہرات، الفضل 31/ اکتوبر 2003ء
(16) طبقات ابن سعد صفحہ 132
(17) ابن ہشام، شبلی
(18) ابن ہشام، شبلی
(19) سیر الصحابیات صفحہ 84
(20) مطہر عائلی زندگی صفحہ 78
(21) الازھار لذوات الخمار صفحہ 319 ۔ 320
(22) سیر الصحابیات صفحہ 84
(23) مطہر عائلی زندگی صفحہ 78
(24) بخاری کتاب الجنائز باب نمبر 30
(25) صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ حدیث 1280
(26) طبقات ابن سعد خلاصہ
(27) مطہر عائلی زندگی صفحہ 79
(28) الفضل 31 اکتوبر 2003ء

کتب جن سے استفادہ کیا گیا

قرآن کریم۔ تفسیر کبیر

سیرت خاتم النبین

حقائق الفرقان

دیباچہ الفرقان

دیباچہ تفسیر القرآن

بخاری شریف

الازھار لذوات الخمار

سیر الصحابیات

اسد الغابہ

طبقات ابن سعد

تاریخ طبری

الفضل اور جماعتی رسائل

مدینہ منورہ عبدالمصعود

مطہر عائلی زندگی امتہ الرفیق ظفر

ابن ھشام

شبلی

حضرت اُمِّ حبیبہؓ

(Hadrat Umm-e-Habibah ؓ*)*

U

Published in UK in 2007

© Islam International Publications Ltd.

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopy, recording or any information storage and retrieval system, without prior written permission from the Publisher.

ISBN: 1 85372 954 x